رہبر معظم انقلاب اسلامی کا پیغامِ حج ۲۰۲۱ ۔ 19 /Jul/ 2021

آیت اللہ خامنہ ای نے حج کے موقع پر دنیا کے مسلمانوں کے نام ایک پیغام میں بیت اللہ کی مہمانی میں شرکت کے مشاتق دلوں کی حسرت کو گذر جانے والا امتحان قرار دیتے ہوئے حج کے پیغامات کے بوجھل نہ ہونے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے جارح قوتوں خاص طور پر امریکہ کے خلاف مزاحمت کو ان بلند پیغامات کا حصہ قرار دیا۔

انہوں نے عالم اسلام کی مشکلات اور بدحالی کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر فلسطین ، یمن اور عراق کے خطے میں مزاحمتی اور بیداری کے عناصر کی مضبوطی کو، امید افزا حقیقتوں سے تعبیر کیا اور اس بات پر زور دیا: خدا کا سچا وعدہ مجاہدین کی فتح ہے اور اس جدوجہد کا پہلا اثر امریکہ اور دیگر بین الاقوامی جابروں کو اسلامی ممالک میں مداخلت اور شرارت سے روکنا ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے پیغام کا متن مندرجہ ذیل ہے:
بسم‌الله‌الرّحمن‌الرّحیم

و الحمد لله ربّ العالمین و صلّی الله علی محمّد و آله الطاهرین و صحبه المنتجبین و مَن تبِعهم باِحسان الی یوم الدّین.

دنیا بھر کے مسلمان بھائیو اور بہنو!

اس سال بھی ، امت مسلمہ حج کی عظیم نعمت سے محروم رہی ، اور مشتاق دل، سسکیوں اور افسوس کے ساتھ ، اس معزز گھر میں جو خدائے حکیم اور رحیم نے لوگوں کے لئے بنایا ہے مہمانی سے محروم ہوگئے۔
یہ دوسرا سال ہے کہ روحانی خوشی و مسرت کا موسم حج، فراق و حسرت کے موسم میں تبدیل ہو گیا۔ ہمہ گیر بیماری کی مصیبت بلکہ شاید حرم شریف پر سایہ فگن پالیسیوں کی مصیبت مومنین کی مشتاق آنکھوں کو امت اسلامیہ کی وحدت و عظمت و روحانیت کے مظاہر کے دیدار سے محروم کر رہی ہے اور یہ پرشکوہ و فلک بوس چوٹی بادلوں اور غبار کی چادر میں ڈھک گئی ہے۔
یہ امتحان امت اسلامیہ کی تاریخ کے دیگر گذر جانے والے امتحانات کی طرح ہے ، جو روشن مستقبل کی طرف لے جاسکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ حج ، اپنی اصل شکل میں ، مسلمانوں کے دلوں اور جانوں میں زندہ رہے ، اور اب جب اس کی ظاہری شکل و صورت عارضی طور پر ناپید ہے تو اس کا عظیم پیغام بوجھل نہیں ہونا چاہیے۔
حج رموز و اسرار سے بھری عبادت ہے۔ اس میں نقل و حرکت اور سکون کی خوبصورت امتزاج اور آمیزش ، مسلم فرد اور مسلم معاشرے کی شناخت کو تشکیل دیتی ہے اور دنیا کی نظر میں اس کی خوبصورتیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک طرف ، یہ بندوں کے دلوں کو ذکر، عاجزی اور دُعا کے ذریعہ روحانی طور پر بلند کرتا ہے اور انہیں خدا کے قریب کرتا ہے ، تو دوسری طرف سے، یکساں لباس اور ہم آہنگ حرکات و سکنات کے ذریعے سب بھائیوں کو جو دنیا بھر سے آکر جمع ہوتے ہیں ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی گہرے معانی و رموز سے آراستہ تمام مناسک کے ذریعے عالم اسلام کی اعلی ترین مثال دنیا والوں کی نگاہوں کے سامنے لاتا ہے اور امت کے عزم اور عظمت کو بدنیت عوامل کے مقابل میں ظاہر کرتا ہے۔
اس سال ، بیت اللہ کا حج میسر نہیں ہے ، لیکن ربّ‌البیت کی طرف توجہ ، یاد ، عاجزی ، دعا اور استغفار میسر ہے۔ عرفات میں حاضری ممکن نہیں ہے ، لیکن عرفات کے دن معرفت سے بھری دعائیں اور مناجات میسر ہیں۔

منیٰ میں رمی شیطان ممکن نہیں ، لیکن ہر جگہ طاقت کے متلاشی شیاطین کو پسپا اور دفع کرنا ممکن ہے۔ خانہ کعبہ کے آس پاس جسموں کی اجتماعی موجودگی ممکن نہیں ، لیکن قرآن مجید کی نورانی آیات اور خدا کی رسی کے گرد دلوں کی اجتماعی موجودگی ایک دائمی فریضہ ہے۔
ہم، اسلام کے پیروکاروں کو، جو آج بہت بڑی آبادی ، وسیع و عریض زمین ، لاتعداد قدرتی وسائل ، اور زندہ و جاگ قوموں کے حامل ہیں، اپنے وسائل اور امکانات سے مستقبل کی تشکیل کرنا ہوگی۔ گذشتہ 150 برسوں میں، چند معدود مثالوں کے علاوہ، مسلمان قوموں کا اپنے ممالک اور حکومتوں کی تشکیل و تعمیر میں کوئی کردار نہیں رہا، اور مکمل طور پر وہ غاصب مغربی حکومتوں کی پالیسیوں کے توسط سے کنٹرول کئے جاتے رہے اور انہیں لالچ ، مداخلت اور شرارت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ آج بہت سارے ممالک کی علمی پسماندگی اور سیاسی وابستگی انہی سرگرمیوں اور عدم اہلیت کی پیداوار ہے۔ ہماری قوموں ، ہمارے نوجوانوں ، ہمارے سائنس دانوں ، ہمارے مذہبی اسکالرز اور دانشوروں ، ہمارے سیاستدانوں اور ہماری جماعتوں اور گروہوں کو آج اس شرمناک اور افسوسناک ماضی کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ انہیں کھڑے ہوکر مغربی طاقتوں کے جبر ، مداخلت اور شرارت کے خلاف "مزاحمت" کرنی ہوگی۔
اسلامی جمہوریہ ایران کی ساری بات، جس نے متکبر دنیا کو پریشان اور مشتعل کیا ہے وہ اس مزاحمت کی طرف دعوت ہے: امریکہ اور دیگر جارح طاقتوں کی مداخلت اور شرارت کے خلاف مزاحمت اور اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر اسلامی دنیا کے مستقبل کو اپنے ہاتھ میں لینا۔
قدرتی طور پر ، امریکہ اور اس کے اتحادی "مزاحمت" کے لفظ سے حساس ہیں اور کئی طرح کی دشمنیوں کے ساتھ "اسلامی مزاحمتی محاذ" کے مقابلے کیلئے اپنی کمر کس چکے ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ علاقائی حکومتوں کا وابستہ ہونا بھی ان خباثتوں کے تسلسل میں ایک تلخ حقیقت ہے۔
وہ سیدھا راستہ جو حج کی رسومات -سعی، طواف ، عرفات ، جمرات- اور حج میں موجود شعائر، وحدت، شان و شوکت ہمیں دکھاتی ہیں، خدا پر توکل اور خدا کی ابدی طاقت کی طرف توجہ، قومی وسائل پر اعتماد، کوشش اور جدوجہد پر اعتقاد، آگے بڑھنے کا پختہ عزم ، اور فتح پر امیدِ فراواں رکھنا ہے۔

اسلامی خطے میں موجود زمینی حقایق اس امید کو بڑھاوا دیتے ہیں اور اس عزم کو تقویت بخشتے ہیں۔ دوسری طرف ، عالم اسلام کی مشکلات، علمی پسماندگی اور سیاسی وابستگیوں ، اور معاشی و معاشرتی بد امنی نے ہمیں ایک عظیم ذمہ داری اور انتھک جدوجہد سے روبرو کردیا ہے۔ مقبوضہ فلسطین ہماری مدد کا مطالبہ کرتا ہے۔ مظلوم اور خونی یمن دلوں کو تکلیف دیتا ہے۔ افغانستان کی حالت زار سب کو پریشان کرتی ہے۔ عراق ، شام ، لبنان اور کچھ دوسرے مسلم ممالک میں ہونے والے تلخ واقعات جہاں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے شریر ہاتھ اور اس کی مداخلت عیاں ہے ، نوجوانوں کے جوش اور تندہی کو جوش میں لاتی ہے اور دوسری طرف ، اس تمام حساس خطے میں مزاحمتی عناصر کا سر اٹھانا، اور اقوام کی بیداری ، اور نوجوان اور متحرک نسل کی تحریک ، دلوں کو امید سے بھر دیتا ہے۔ فلسطین اپنے تمام میدانوں میں ہر طرف سے "قدس کی شمشیر" کھینچ رہا ہے۔ بیت المقدس، غزہ ، ساحل ، 48 کی سرزمین ، اور کیمپ سبھی اٹھ کر بارہ دن تک جارحین کی ناک کو زمین پر رگڑتے ہیں۔ محصور ار تنہا یمن نے ساتت سال تک شریر اور سنگدل دشمن کی جنگ ، جرائم اور ظلم کو برداشت کیا ہے۔ وہ خوراک ، ادویات اور رہائشی سہولیات کے قحط کے باوجود ظالموں کے سامنے تسلیم نہیں ہوتا ہے اور اپنے اقتدار اور اقدام سے انہیں خوفزدہ کردیتا ہے۔ عراق میں ، مزاحمتی عناصر ایک واضح اور روشن زبان سے، قابض امریکہ اور آلہ کار داعش کو پسپا کر رہے ہیں ، اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے کسی بھی طرح کی مداخلت اور شرارت کا مقابلہ کرنے کے اپنے عزم کا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اظہار کر رہے ہیں۔
عراق ، شام ، لبنان اور دیگر ممالک میں "مزاحمتی" عناصر کے عزم اور اقدام کو مسخ کرنے کیلئے ان کو ایران یا کسی اور جگہ سے منسوب کرنے کا امریکی پروپیگنڈہ ان بہادر اور بیدار نوجوانوں کی توہین ، اور امریکیوں کی خطے کی اقوام کے بارے میں ناقص فہم اور ادراک کا نتیجہ ہے۔

یہی غلط فہمی وجہ بنی کہ افغانستان میں امریکہ کی تذلیل ہو، اور بیس سال قبل اس شور شرابے کے ساتھ آمد کے بعد بے دفاع اور شہری آبادی کے خلاف ہتھیاروں ، بموں اور آگ کے استعمال سے خود کو دلدل میں پھنسا دے اور اپنی افواج اور فوجی سازوسامان کو وہاں سے باہر نکالے۔ یقینا بیدار افغان قوم کو اپنے ملک میں امریکی انٹیلیجنس وسائل اور سافٹ ہتھیاروں کے خلاف چوکس اور چوکنا رہنا چاہئے اور انکا مقابلہ کرنا چایئے۔
خطے کی اقوام نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ بیدار اور چوکس ہیں ، اور ان کا نقطہ نظر ان چند حکومتوں سے الگ ہے جو امریکہ کو مطمئن کرنے کے لئے فلسطین کے اہم مسئلے پر اسکے مطالبات کی تعمیل کرتے ہیں۔ وہ حکومتیں جو غاصب صیہونی حکومت کے ساتھ کھل کر اور خفیہ طور پر دوستی کے ہاتھ بڑھاتی ہیں ، یعنی فلسطینی عوام کے تاریخی حق سے انکار کرتی ہیں۔ یہ فلسطینی سرمایہ پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ وہ اپنے ممالک کے قدرتی وسائل کو لوٹنے سے باز نہیں آئے اور اب وہ فلسطینی عوام کے سرمایے کو لوٹ رہے ہیں۔
بھائیو اور بہنو!
ہمارا خطہ اور اس کے تیزی سے بدلتے اور مختلف واقعات درس و عبرت کا آئینہ ہیں۔ ایک طرف ، جارحیت کے خلاف جدوجہد و مجاہدت کے نتیجے میں طاقت کی افزائش، اور دوسری طرف تسلیم، کمزوری اور اسکے جابرانہ احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے نتیجے میں ذلت و رسوائیہ
خدا کا سچا وعدہ مجاہدینِ راہ خدا کی فتح ہے: اِن تنصرُوا اللّهَ یَنصرُکم وَ یُثَبّت اقدامَکم.. اس جدوجہد کا پہلا اثر امریکہ اور دیگر بین الاقوامی جابروں کو اسلامی ممالک میں مداخلت اور شرارت سے روکنا ہے ، ان‌شاءاللّہ۔
میں اللہ رب العزت سے مسلم اقوام کی نصرت کے لئے دعا گو ہوں اور میں حضرت بقیّةالله (ارواحنا فداه) پر سلام بھیجتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ عظیم امام خمینی اور عظیم شہداء کے درجات کو بلند کرے۔
والسّلام علی عباد الله الصّالحین
سیّدعلی خامنه‌ای
۲۶ تیر ۱۴۰۰
۶ ذی‌الحجّه ۱۴۴۲
۱۹ جولائی ۲۰۲۱